14380 - خاوند ہاتھ اور ٹانگوں كے بال صاف كرنے كا كہتا ہے

سوال

بغلوں اور زير ناف بال صاف كرنا فطرتى سنت ميں شامل ہے، تو كيا عورت سے ہاتھوں اور ٹانگوں كے بال صاف كرنا بھى مطلوب ہيں، يہ علم ميں رہے كہ ايسا كرنا عورت كے ليے باعث مشقت اور تكليف ہے، اور اگر خاوند بيوى سے ايسا كرنے كا مطالبہ كرے اور بيوى اس سے انكار كرے كيونكہ اس ميں اسے تكليف اور درد ہوتى ہے، اور پھر اس كے ليے خاصا وقت بھى دركار ہے، چنانچہ اس سلسلہ ميں دين كى رائے كيا ہے، اور كيا عورت اس كے ليے سہولت كے ساتھ باربر شاپ پر جا سكتى ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

ہاتھوں اور ٹانگوں كے بالوں كے متعلق شريعت نے سكوت اختيار كيا ہے، اور جس سے شريعت سكوت اختيار كرے وہ معفى عنہ ہے، اس ليے اسے ان بالوں كے ساتھ ملحق نہيں كيا جائيگا جنہيں زائل اور صاف كرنے كا حكم ديا گيا ہے، نہ يہ وجوب ميں اور نہ مستحب ميں ہے، اور يہ اس كے مقابلہ ميں ان بالوں ميں بھى شامل نہيں ہوتے جنہيں باقى ركھنے كا حكم ديا گيا ہے، مثلا عورت كے سر كے بال، اور ابرو كے بال.

اور اس ليے كہ شارع نے اس كے حكم سے سكوت اختيار كيا ہے لہذا علماء كرام اس ميں اختلاف كرتے ہيں:

بعض علماء كا كہنا ہے:

انہيں صاف كرنا اور اتارنا جائز نہيں؛ كيونكہ انہيں اتارنا اور زائل كرنا اللہ تعالى كى پيدا كردہ صورت ميں تبديلى يعنى تغير خلق اللہ ميں داخل ہوتا ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى نے شيطان كا قول نقل كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اور ميں ضرور انہيں كہونگا كہ وہ اللہ تعالى كى پيدا كردہ صورت ميں تبديلى كريں النساء (119).

اور دوسرے علماء كا كہنا ہے:

انہيں باقى ركھنا بھى جائز ہے، اور انہيں زائل اور صاف كرنا بھى جائز ہے، كيونكہ شريعت مطہرہ اس سے خاموش ہے اور اس كا حكم اباحت ہے؛ كيونكہ كتاب و سنت ميں جس سے سكوت اختيار كيا گيا ہو وہ درج ذيل حديث كى

بنا پر معفی عنہ ہے:

" حلال وہ ہے جو اللہ تعالی نے اپنی كتاب عزيز ميں حلال كيا ہے اور حرام وہ ہے جو اللہ تعالى نے اپنى كتاب عزيز ميں حرام كيا ہے، اور جس سے سكوت اختيار كيا ہے وہ اس ميں شامل ہے جس سے اللہ نے معاف كيا ہے "

سنن ترمذى حديث نمبر (1726) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے صحيح ترمذى ميں حسن قرار ديا ہے.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام نے بھى يہى جواز والا قول اختيار كيا ہے، اور اسى طرح شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے بھى يہى قول اختيار كيا ہے.

ديكھيں: فتاوى المراۃ المسلمۃ (3 / 879) اور مجموع فتاوى ابن عثيمين (11 / 64).

دوم:

خاوند اور بيوى دونوں كا ايك دوسرے كے ليے بناؤ سنگھار اور زينت اختيار كرنا مستحب ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم ان كے ساتھ اچھے اور بہترانداز ميں بود باش اختيار كرو النساء (19).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور ان (عورتوں) كے بھى ويسے ہى حق ہيں جيسے ان پر مردوں كے ہيں، اچھائى كے ساتھ البقرۃ (228).

اور اچھائى ميں يہ بھى شامل ہے كہ خاوند اور بيوى دونوں ايك دوسرے كے ليے زينت اور بناؤ سنگھار اختيار كريں، اس ليے اگر خاوند بيوى كو زينت اور بناؤ سنگھار كرنے كا حكم دے تو بيوى كے ليے ايسا كرنا واجب ہے، كيونكہ يہ خاوند كا حق ہے، اور پھر بيوى پر اچھائى ميں خاوند كى اطاعت كرنا واجب ہے "

ديكھيں: الموسوعۃ الفقھيۃ مادۃ تزين (11 / 271).

اس بنا پر اگر خاوند اپنى بيوى كو ہاتھوں اور ٹانگوں كے بال صاف كرنے كا كہے، اور ايسا كرنے ميں بيوى كے ليے كوئى ضرر اور نقصان كا باعث نہ ہو، يا بيوى اس كى حرمت كا اعتقاد ركھتى ہو تو اس پر واجب ہے، اور خاوند كو چاہيے كہ وہ اپنے اس مطالبہ كو ختم كر دے، ليكن اگر وہ بيوى خاوند كو يہ باور كرانے ميں كامياب ہو جائے كہ ايسا كرنا اس كے ليے تكليف اور ضرر كا باعث ہے، يا وہ ايسا نہيں كرنا چاہتى تو پھر خاوند كو اپنا حق ساكت كر دينا چاہيے.

سوم:

اس غرض کے لیے باربر شاپ جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کی کچھ شرائط ہیں:

ا ـ یہ کام صرف عورت ہی سرانجام دے، اور وہاں کوئی بھی مرد نہ ہو، اور اس کے ساتھ یہ بھی ملحق کیا جائیگا کہ وہ جگہ قابل اعتماد ہو خاص کر اس جدید دور میں جبکہ تصویر اور فوٹو اور کیمرہ وغیرہ کی بہت ترقی ہو چکی ہے، اور بہت سارے نفس خراب ہو چکے ہیں.

ب ـ عورتیں اس کے ستر کو نہ دیکھ پائیں، مثلا رانیں، صرف ہاتھ اور پاؤں تك ہی محدود ہو، جیسا کہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا قول ہے.

دیکھیں: اللقاء الشہری سوال نمبر (278).

علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورتوں کے لیے حمام (باربر شاپس) قطعی طور پر حرام ہیں، ابو ملیح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شام کی کچھ عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آئیں تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے دریافت کیا: تم کہاں سے ہو ؟

انہوں نے جواب دیا: ہمارا تعلق اہل شام سے ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرمانے لگیں:

شائد تمہارا اس علاقے سے تعلق ہے جہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں ؟

انہوں نے جواب دیا جی ہاں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں:

لیکن میں نے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

" جو عورت بھی اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور کپڑے اتارتی ہے اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان (پردہ) پھاڑ دیا "

اسے اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند صحیح اور شیخین کی شرط پر ہے.

ديكهين: تمام المنة (130).

والله اعلم .